سوال

(615)زمین خراجی میں عشر ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زمین خراجی میں عشر ہے یا نہیں۔ مگر ہے توکتنا اور کن کن جنسوں میں سائل حاجی نعمت اللہ بستوی۔ والد مرحوم مولانا عبدلروف جھنڈے نگری۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

خراجی زمین وہ ہوتی ہے۔ اور خراج اسے کہتے ہیں جو مسلمان بادشاہ اپنی کافر رعایا سے لے۔ لہذا ہندوستان میں کوئی زمین خراجی نہیں۔ جن زمینوں پر سرکاری ٹیکس ہے۔ ان کی پیداوار پر عشر یا نصف عشر فرض ہے۔جملہ اقسام کے اناج پر عشر واجب ہے۔ واللہ اعلم۔ (محمد مدرس مدرسہ محمدیہ اجمیری دروازہ دہلی)

شرفیہ

سوال گنے میں عشر ہے یا نہیں اسی سوال کے جوابہ بہت دور چلے گئے ہیں۔ دس تک اہل حدیث واحناف دونوں کے جواب مذکور ہیں۔ مولانا کا بھی ہے۔ حتیٰ کہ میرا بھی نقل کیا ہے۔ اجوبہ میں کچھ حصص صحیح بھی ہیں۔ کچھ غلط تحقیق کا اکثر حصہ پہلے لکھا جاچکا ہے۔ اب پھر لکھا جاتا ہے کہ بحکم ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ٢٦٧ سورة البقرة۔ ۔

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ١٤١ سورة الأنعام

"وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت الانہار والغیم العشور وفیما اسقی بالسوانیة نصف العشور" (رواہ احمد مسلم ونسائی وابوداؤد)

وقال الانہار العیون وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت السماء والعیون او کان عشریا العشور وفیما بالنضح نصف العشر رواہ الجماعة مسلما لکن لفظ (نسائی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بعدہ بدل عشریا انتہی نیل الاوطار ص119۔ جلد4)

کتاب وسنت صحیحہ کے یہ ادلہ زمین کی ہر پیداوار میں عشر یا نصف عشر کے وجوب پر بین دلیل ہیں۔ تاوقتیکہ کسی دلیل صحیح سے کسی شے کا استثناء ثابت نہ ہوا اور اب تک ثبوت کی

صحیح دلیل نہیں ثابت ہوئی۔ خضروات کے اولہ سب کے سب مدخولہ ہیں۔ ایک بھی صحیح نہیں نہ مرفوع نہ موقوف

"کمافی نیل الاوطار والتحلیص وغیرہما وقال الترمذي لیس فی ہذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شی الخ ومایقال انہ فیہ حدیث ما اخرجہ الحاکم والبیقی والطبرانی من ابی موسی ومعاذ حین بعثنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن یعلمان الناس امر دینہم فقال لاتاخذ الصدقۃ الامن ہذہ الاربعۃ الشعیر والحطۃ والزبیب والتمس قال البیہقی رواتہ ثقات وہو متصل انتہی کذافی النیل ج4ص121"

پس ثابت ہواکہ اول تو یہ حدیث بااعتبار سند کے صحیح نہیں۔ کہ طلحہ مذکور خطا کار دواہم ہے۔ دوم یہ کہ اس کا مرفوع ہونا بھی صراحتاً ثابت نہیں۔ اس میں ہے کہ معاذ ابو موسیٰ کا اپنا فعل ہے۔ نہ کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم تھا۔ ہوسکتا ہے کہ ان کا اجتہاد ہو۔ یا اس وقت انھیں چیزوں کی فصل تھی۔ یہی چیزیں اس وقت موجود تھیں۔ اور انھوں نے یہی اشیاء وصول کیں تو اس سے مسئلہ مجوثہ ثابت نہ ہوا لہذا ادلہ مذکورہ کی ایسے امور سے تخصیص نہیں ہوسکتی۔ اور حدیث

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ اوساق من تمر ولاحب صدقۃ رواہ احمد والنسائی ومسلم فی روایۃ مم ثمر باشاء زات النقط الثلاث نیل لاوطار ج4ص130"

لفظ حب سے ثابت ہواکہ ہر قسم کے غلے میں زکواۃ صدقہ ہے۔ یعنی عشر یا نصف عشر ہے۔ اور ایسے ہی یہ ثابت ہواکہ ہر قسم کے پھل آم وانار سیب سنگترہ امرود وغیرہ میں بھی عشر یا نصف عشر ہے۔ پس ثابت ہواکہ اولہ صحیحہ سے ہر پیداوار میں عشر یا نصف ہے اور خضروات کے اولہ سے کوئی بھی صحیح نہیں اور قرآن اور احادیث صحہ مذکورہ کے خلاف بھی ہیں لہذا ان پر عمل باطل اور بفرض صحت بھی تسلیم کی جائے۔ تو خضروات سے مراد ساگ پات کدو۔ وغیرہ جو اپنے کھانے کے لئے ایک دو کیاری بولی جائے۔ یہ مراد ہے یہ نہیں کہ کھیتوں کے کھیت کئی کئی جگہ ایکڑیا مربع جس سے ہزارہا روپیہ کی پیداوار ہووہ مراد ہو ہر گز نہیں۔ یہ نقل عقل دونوں کے خلاف ہے۔ اور گوبھی۔ گاجر۔ شلجم۔ مولی۔ چقندر۔ آلو۔ شکر۔ قند وغیرہ۔ تربوز۔ خربوزہ سے ہزارہا روپیہ حاصل ہوتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص758

محدث فتویٰ